انه من سلیمان وانه بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله

والمنة علےٰ احسانه

کہ درین ایام فرخندہ فرجام کتاب

مستطاب معدن یواقیت وکان جواہر بہرہ شریعت وطریقت و حقیقت

موسوم بہ

مجموعہ ملفوظات خواجگانِ چشت رضؓ اُردو

مترجمہ خاکپائے درویشاں غلام احمد خاں بریاں مترجم کتب تصوف ساکن جھجھر ضلع رہتک بار ہشتم

سنہ ۱۳۴۸ ہجری

باہتمام احمد خاں تاجر کتب مالک مسلم پریس دہلی میں چھپی

حضرت خواجہ بزرگؒ بحصول خلافت دہلی تشریف لائے تھے۔ آپکی بزرگی کی اس سے زیادہ اور کیا دلیل ہوگی۔ کہ حضرت خواجہ بزرگؒ نے وقت عطائے خلافت ارشاد فرمایا کہ اے قطب الدین تم بڑے نیک بخت ہو کہ آج چالیس ۴۰ روز سے متواتر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں مجھے ارشاد فرما رہے ہیں کہ قطب الدین میرا اور حق تعالیٰ کا دوست ہے اُسکو اپنی خلافت عطا کرو اور میرا خرقۂ فقر پہناؤ۔ آج کی شب میں نے حضرت رب العزت کو خواب میں دیکھا مجھے ارشاد فرمایا قطب الدین میرا دوست ہے جو نعمت اُسکی تمہارے پاس ہے پہنچاکر اُسے اپنا خلیفہ مقرر کرو حضرت قطب الاسلام رضؓ کے کمالات سے کتابیں بھری ہوئی ہیں۔ ان چند اوراق میں گنجائش نہیں کہ بطور اختصار ہی حوالہ قلم ہو۔ شائقین کتب حالات اولیاء خصوصاً روضۃ الاقطاب میں دیکھیں۔ اب فقیر خادم درویشاں غلام احمد خان مترجم کسی قدر ذکر وصال مبارک معرض تحریر میں لاکر اصل کتاب یعنی ترجمہ ملفوظ مبارک شروع کرتا ہے۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

آپ کا وصال حالت سماع میں ہوا اور اسی وجہ سے شہید المحبت خطاب پایا کیفیت اس واقعہ کی کتب سیر میں اس طرح مرقوم ہے کہ بتاریخ ۱۲ ماہ ربیع الاول خانقاہِ عالیہ میں بتقریب عرس حضرت رسالت پناہی سماع ہو رہا تھا۔ ہزارہا اصفیائے عظام مست بادۂ عرفان زینت دہ مجلس تھے کہ قوالوں نے خوش آوازی سے یہ شعر کہنا شروع کیا ؎

عاشق روئیت کجا بیند بکس	بستۂ موئیت مئی یابد خلاص

اس بیت سے جناب قطب الاسلام کو رقت ہوئی اور بیقراری نے گھیرا۔ اُسوقت قوالوں نے اس شعر کا گانا چھوڑ کر یہ غزل چھیڑی ؎

منزلِ عشقت مکانے دیگر است	مرد ایں رہ را نشانے دیگر است
کشتگانِ خنجرِ تسلیم را ؎	ہر زماں از غیب جانے دیگر است

اس غزل کے دوسرے شعر پر حضرت قطب الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بدرجہ نہایت

نہایت وجد ہوا اور مثل ماہی بے آب طپاں تھے۔ چنانچہ تین شب روز بیقراری متصل رہی۔ مگر نماز کے اوقات میں ہوش آتا تھا نماز سے فارغ ہونے کے بعد پھر بیقراری پیدا ہوتی تھی۔ بالآخر اسی حالت ذوق و شوق میں بتاریخ ۱۴ ماہ ربیع الاول سنہ ۶۵۳ھ ہجری بمقام دہلی انتقال فرمایا اور اپنی زر خرید اراضی میں مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ۔ عمر مبارک قطب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سے علی التحقیق آگاہی حاصل نہیں الا شاہزادہ محمد دارا شکوہؒ رحمۃ اللہ علیہ نے سفینۃ الاولیاء میں تحریر فرمایا ہے کہ عمر حضرتؓ کی بوقت بیعت خواجہ بزرگ سولہ برس کی تھی اور روضۃ الاقطاب میں صاحبزادہ محمد بولاق تحریر فرماتے ہیں کہ سن شریف آپکا بوقت حصول خلافت عظمیٰ بیس سال کا تھا۔ اس امر میں کہ وصال شریف کس عمر میں ہوا راویوں میں اختلاف ہے لیکن متفق ہیں کہ آپ عالم جوانی میں رہگرائے ملک جاودانی ہوئے۔ واللہ اعلم۔

آغاز ترجمہ کتاب مستطاب فوائد السالکین

مجلس اوّل — خواجہ حریق المحبت فرید الحق والدین مسعود گنجشکر اجودھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ جب اس بندۂ حقیر خادم درویشاں کو دولت قدمبوسی حضرت قطب الاسلامؒ کی حاصل ہوئی۔ آپ نے اُسیوقت کلاہ چہار ترکی میرے سر پر رکھی اور نہایت مہربانی فرمائی۔ اُس روز میں قاضی حمید الدین ناگوریؒ مولانا علاؤ الدین کرمانیؒ سید نور الدین مبارکؒ شیخ نظام الدین ابوالمویدؒ مولانا شمس الدین ترکؒ اور شیخ محمود موئینہ دوزؒ مع بہت سے اصحاب اہل صفہ کے حاضر خدمت فیضدرجت تھے خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقارہ نے فرمایا کہ مرشد کو اسقدر قوت اور نفیع خاطر ہونا چاہیے کہ جب طالب اُسکی پاس واسطے حصول بیعت کے حاضر ہو اُسی وقت چاہیے کہ ایک ہی نگاہ میں تمام آلائش دنیا کی جو اُسکے سینہ میں ہے من کل الوجوہ نکال ڈالے اور ایسا صاف کرے کہ کوئی کدورت زنگ اور لگاؤ دنیا کا باقی نہ رہے بعدہ اُسے اپنی بیعت سے ممتاز فرما کر واصل الی اللہ کر دے اگر اسقدر قوت پیر میں نہو تو جاننا چاہیئے کہ پیر اور مرید دونوں

حاصل ہوئی درویشان اہلِ صفہ مثل مولانا علاؤ الدین کرمانی احمد شیخ محمود موزہ دوز وغیرہا حاضرِ خدمت تھے گفتگو درباب تکبیر کے واقع ہوئی کہ درویش جو ہر گلی کوچہ میں تکبیر کہتے ہیں اسکی کیا اصل ہے۔ حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ ظلہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ ہر گلی و کوچہ میں تکبیر کہی جائے۔ اور نہ یہ طریقہ ٹھیک ہے۔ البتہ واسطے شکر نعمت کے تکبیر کہنا حدیث شریف میں آیا ہے کہ تکبیر کہنے سے نعمت بڑھتی ہے۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تکبیر کے معانی حمد ہیں اور ادائے شکر بہتر طریقہ حمد جناب باری عزاسمہ ہے۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایکدفعہ جب میں مجلس شیخ شہاب الدین عمر سہروردی میں حاضر تھا وہ بغداد میں رہتے تھے مجھے بارہا اُنکی صحبت میں جانیکا اتفاق ہوتا تھا فی الواقع بہت بڑے بزرگ نہایت زاہد و عابد تھے میں نے اپنی عمر میں باوجود اس سیر و سیاحت کے اُن سے زیادہ کوئی عابد و زاہد نہیں دیکھا الغرض ایک درویش آپ کی خدمت میں آیا سلام عرض کیا اور دست مبارک آپکا پکڑتے ہی فوراً تسبیح و تکبیر میں مصروف ہو گیا حضرت کو اُسکا یہ فعل از حد گراں گزرا فرمانے لگے کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گرد اصحاب بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ بروز قیامت میری اُمت سے چوتھائی بہشت پُر ہوگی اور تین حصے دوسرے اُمتوں سے ہونگے۔ یہ سنتے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا دوستو اسکے شکرانہ میں تکبیر کہنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ہمپر نعمت مزید فرمائے حضرت صدیق کی زبانِ مبارک سے یہ الفاظ نکلتے ہی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کھڑے ہو گئے اور واسطے ازدیادِ نعمت کے تکبیر کہی اسکے بعد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو وحی ہوئی کہ آپکی امت سے ایک ثلث بہشت پُر ہوگی اور دو ثلث دیگر ملل سے ہوں گی جب نبی آنحضرت صلعم نے یہ ارشاد فرمایا حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور حضرت صدیقؓ کی تقلید کی اصحابؓ نے حضرت فاروقؓ کی متابعت کی اسکے بعد رسولِ خدا نے ارشاد فرمایا کہ بروز حشر بہشت بریں میں میری اُمت نصف ہوگی اور نصف دوسری

ملتیں ہونگی یہ سنکر حضرت امیر المومنین عثمان بن عفانؓ کھڑے ہوئے اور اپنے دونوں ماسبق یاروں کی تقلید کی اور دیگر صحابہؓ نے متابعت فرمائی۔ اسکے بعد بمرتبہ چہارم حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبتک میری اُمت داخل بہشت نہو گی دوسری اُمتیں داخل نہو سکیں گی۔ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالبؓ نے فرمایا کہ اسکے شکرانہ میں بھی تکبیر کہنی چاہیئے۔ چنانچہ سب اصحاب نے آپکی تقلید کی۔ آسکے بعد حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ نے فرمایا کہ درویشوں نے جو چار تکبیریں بیان کی ہیں وہ یہی چاروں تکبیریں ہیں ہر وقت تکبیر کہنا غیر مناسب ہے۔ اسکے بعد گفتگو اس امر میں واقع ہوئی کہ اگر مرید نماز نفل پڑھتا ہو اور پیر آواز دے وہ نماز چھوڑ کر چلا آئے تو کیا ہے حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاؤہ نے ارشاد فرمایا کہ نماز نفل چھوڑ کر پیر کو لبیک کہنا افضل ہے اسکا ثواب بہت ہے نماز نفل کا ثواب اسقدر نہیں۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا ایکبار میں نماز پڑھ رہا تھا کہ حضرت خواجہ بزرگؓ نے آواز دی میں نے فوراً نیت توڑ کر جواب دیا فرمایا آؤ میں خدمت شریف میں حاضر ہوا ارشاد فرمایا کیا کر رہے تھے میں نے عرض کیا کہ نفلیں پڑھ رہا تھا مخدوم نے آواز دی میں حاضر خدمت ہوا ہوں ارشاد ہوا لا ہوا بہت خوب کیا اپنے پیر کا فرمان بجالانا نماز نفل سے افضل ہے۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ کی خدمت میں حاضر تھا اہل صفہ اور بہت سے بزرگان چشتؒ خدمت شریف میں حاضر تھے حکایت کرامت اولیاء اللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں ہو رہی تھی ایک طالب خدا نے آکر خدمت شریف میں واسطے بیعت کے عرض کیا آپنے ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گیا اور دوبارہ عرض کیا کہ میں اس غرض سے آیا ہوں کہ حضرت کے حلقہ بگوشوں میں داخل ہوں آپ اُسوقت نہایت خوش تھے ارشاد فرمایا اگر میرا حکم بجالاؤ گے تو مجھے تمہارے مرید کرنے میں عذر نہو گا۔ اُس نے عرض کی بندہ بیدرم ہوں فرمان والا بجالانے میں مجھے کیا انکار ہو سکتا ہے حضرت ابو یوسف چشتی ہوئے ارشاد فرمایا کہ تم کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھتے ہو بجائے اسکے لا الٰہ الا اللہ یوسف چشتی رسول اللہ پڑھو وہ خدا کا نیک بندہ تھا راسخ الاعتقاد

تھا فوراً اُس نے یوسف چشتی رسول اللہ کہا۔ آپ نے اُسے ہاتھ دیا کہ بیعت کرے اُس نے بیعت
کی آپ نے بجہ نوازش فرما کر خلعت خاص عطا فرمایا اسکے بعد فرمایا کہ میں خود ہی کمترین غلامان غلام
حضرت خواجہ کائنات کا ہوں میری یہ مجال کہاں کہ اُنکی برابری یا ہمسری کا دعویٰ کروں یہ صرف
واسطے دیکھنے تیرے حسن اعتقاد کے کہا تھا کہ تجھے راسخ الاعتقاد پایا تو مرید کیا گیا۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ جب کوئی شخص توبہ کرے اُسے لازم ہے کہ اُن شخصوں سے جنکی صحبت میں بیٹھنے سے
وہ خراب ہوا تھا پرہیز کرے کبھی انکے پاس ہو کر نہ نکلے ورنہ خوف ہے کہ شاید پھر پہلے حال
میں مبتلا ہو جائیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ حمید الدین سہوالی بہت بڑے بزرگ تھے
جب اُنھوں نے دست مبارک خواجہ معین الدین حسن سنجریؒ پر توبہ کی اور خانقاہ شریف میں
رہنا اختیار کیا اُنکے پرانے یاروں نے آکر اُنسے چاہا کہ اُنکی صحبت نہ چھوڑیں، اور پھر اُسی ذوق و
شوق پر قائم ہوں، خواجہ حمید الدینؒ نے اُن سے اغماض کیا اور کہا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ زیادہ
بکبک نہ کرو۔ میں نے ازار بند کو اسقدر مستحکم اور مضبوط باندھا ہے کہ بروز حشر بہشت کی حوروں
پر بھی نہ کھولونگا۔ خواجہ قطب الاسلام وادام اللہ بقاءہ یہ بیان فرما رہے تھے کہ کھانا سامنے
لایا گیا آپ کھانا کھانے میں مشغول ہوئے ہنگام اکل طعام شیخ نظام الدین ابو المؤید تشریف
لائے اور سلام عرض کیا خواجہ ادام اللہ بقاءہٗ نے جواب نہ دیا بلکہ التفات بھی نہ فرمایا
یہ امر حضرت شیخ نظام الدینؒ المؤید پر نہایت گراں گزرا جب حضرت خواجہ تناول طعام سے فارغ
ہوئے اور مجلس شریف میں تشریف لائے خواجہ نظام الدین ابو المؤید نے سوال کیا کہ آپ
کھانا کھا رہے تھے اُس وقت میں خدمت شریف میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا آپ نے
جواب سلام کا نہ دیا اس کا کیا سبب ہے حضرت خواجہ ادام اللہ ظلہ نے ارشاد فرمایا کہ میں طاعت
میں مشغول تھا تجھے کیونکر جواب دیتا کیونکہ درویش کھانا واسطے قوت عبادت کے کھاتے
ہیں۔ جب یہ نیت ہو وہ عین عبادت میں ہوتے ہیں اور وقت طاعت جواب نہیں دیا جاتا پس لازم
ہے کہ جب کوئی کھانا کھائے تو سلام نہ کرے بعد اکل طعام سلام کرے۔ امام الحرمین نے

ارشاد فرمایا کہ یہ بات جو آپنے بیان کی از روئے عقل ہے یا نقل حضرت خواجہ قطب الاسلام
ادام اللہ بقاءہ نے ارشاد فرمایا کہ میرا یہ بیان میرا از روئے عقل ہے یہ فرما کر آپ عالم سکر
میں ہو گئے۔ مجلس برخاست ہوئی دعاگو اپنے خرابہ میں آکر مشغول ہوا الحمد للہ علیٰ ذالک

مجلس پنجم - بروز پنجشنبہ تاریخ پنجم ماہ ذی الحجہ سنہ ۶۲۴ ہجری دولت قدمبوسی حاصل
ہوئی درویشان اہل صفہ و ساکنین خانقاہ مثل قاضی حمید الدین ناگوری مولانا علاؤ الدین کرمانی
سید نور الدین مبارک و سید شرف الدین و مولانا علم الدین و مولانا شرف الدین دلوالی و
شیخ ابو الحجیؒ و شیخ محمود موزہ دوز اور مولانا فقیہ حداد کہ ہر ایک اُنکا دنیا میں اپنی مثل نہیں رکھتا
تھا اور عرش سے فرش تک انکو یکساں نظر آتا تھا حاضر خدمت شریف تھے گفتگو در بارہ
حج اور مسافران خانۂ کعبہ ہو رہی تھی حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ ظلہ نے ارشاد فرمایا
کہ خدائے تعالیٰ کے ایسے بھی بندے ہیں کہ جب وہ اپنی جگہ ہوتے ہیں کعبہ کو حکم ہوتا ہے
کہ اسی جگہ جائے کہ وہ بزرگ اُس کا طواف کریں حضرت خواجہ ادام اللہ تقواہ یہ فرما رہے
تھے کہ حضرت خواجہ اور ہم سب اصحاب اہل صفہ کھڑے ہو کر عالم تحیر میں مشغول ہو گئے کہ
ہمیں اپنے وجود کی بالکل خبر نہ رہی میں بھی اس مجلس مبارک میں عالم ذوق شوق میں منہمک
تھا اتنے میں خواجہ ادام اللہ ظلہ اور ہم نے تکبیریں زور زور سے کہیں جس طرح وقت طواف
کعبہ میں بلند کیا کرتے ہیں اس عالم ذوق و شوق میں ہر ایک کے بدن سے خون جاری
ہوا جو قطرہ خون کا زمین پر گرتا تھا اُس سے حروف تکبیرات ظاہر ہوتے تھے اسی
حالت میں ہمیں ہوش آیا خانہ کعبہ کی زیارت کی اور آداب زیارت خانہ کعبہ بجالائے چار دفعہ
اُس کے گرد پھرے ہاتف غیبی نے آواز دی کہ حج حضرت خواجہ بزرگ اور دیگر اصحاب
اہل صفہ کا قبول ہوا اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا کہ خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کا دستور تھا کہ
ہر سال اجمیر شریف سے خانہ کعبہ کی زیارت کو جاتے تھے جب کام انکا کمالیت کو پہنچا حاضران کعبہ
اُنکی زیارت مکہ معظمہ میں کرتے حالانکہ آپ اپنی جگہ اجمیر میں مشغول رہتے تھے آخر الامر معلوم ہوا کہ